بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

مسلم اُمہ کی المناک صورتحال اور قرآنی تعلیمات

خطبہ حج ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۷ء (یومِ عرفہ) کا اُردو ترجمہ

اُمتِ مسلمہ اس وقت اندوہناک صورتحال سے دوچار ہے۔ اسے داخلی طور پر کئی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا سامنا ہے تو بیرونی طور پر وہ کئی سازشوں اور عسکری جارحیتوں کا شکار ہے۔ ایسی پریشان کن صورتحال میں مسلم اُمہ کے عظیم الشان اجتماع 'حج بیت اللہ' اور روحانی مرکز 'مکہ معظّمہ' سے ان مسائل کی کیا تشخیص کی جاتی اور ان کے حل کے لئے کیا لائحہ عمل پیش کیا جاتا ہے؟ خطبہ حج کے زیر نظر ترجمہ سے یہی نشاندہی مقصود ہے۔

زیر نظر خطبہ ٔحج اسلام کی جامعیت کا مظہر ہے جس کے آغاز میں اساسی عقائد واَحکام کے علاوہ فرد و معاشرہ کی اصلاح کو کتابِ ہدایت 'قرآنِ کریم' سے پیش کیا گیا ہے۔ اسلام فرد کی اِصلاح پر زور دیتا ہے اور اسے اسلامی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتا ہے جس سے آخر کار ایک صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اسلام کیا ہے اور مسلمانوں سے اس کے تقاضے کیا ہیں؟ زیر نظر خطبہ میں درج قرآنی ہدایات سے اپنی زندگیوں کا جائزہ لے کر ہم بخوبی جان سکتے ہیں کہ ہماری پستی اور درماندگی کی وجوہات اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم اسلامی تعلیمات پر نہ صرف عمل ترک کرچکے بلکہ اسے پس پشت ڈال کر مادّیت اور آزادروی کے غلام بن چکے ہیں۔

اس خطبہ میں حالاتِ حاضرہ کی ایک اجمالی منظر کشی کے بعد مسلم اُمہ کے مختلف ذمہ دار عناصر سے اپنا کردار صحیح بنیادوں پر ادا کرنے کی دردبھری گذارش کی گئی ہے۔ ان عناصر کے کردار کا اس مخلصانہ دعوت سے موازنہ کرکے ہمیں یہ علم ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنی ذمہ داریاں کہاں تک اسلام کے مطابق ادا کررہے ہیں۔ اس خطبہ میں مرکزِ خلافت کے اِحیا، نظامِ تعلیم کی اصلاح، میڈیا کو راست روی اور مسلم حکمرانوں کو اپنی ذمہ داریاں یاد دلائی گئی ہیں۔ مسلم ممالک بالخصوص پاکستان، ترکی، تیونس، مراکش اور خلیج ومصر میں ان دنوں جس 'روشن خیال اسلام' کا صور پھونکا جارہا ہے اور اس کے لئے نظامِ تعلیم میں تبدیلی اور میڈیا پر لگاتار جن فکری انحرافات کو رواج دیا جارہا ہے، مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع کا ان اقدامات کے بارے میں تبصرہ بھی خصوصیت سے لائق توجہ ہے۔ خطبہ کے آخر میں موت، قبر، آخرت اور یومِ محشر کا تذکرہ کرکے تمام مسلمانوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آج کی اس پریشان کن صورتحال میں بھی اگر مسلم امہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی دینی اساس کی طرف نہیں لوٹتی تو پھر کیونکر کسی اصلاحِ احوال کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ (حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

تمام تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ کو سزاوار ہے، ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں اوراس کی مدد اور مغفرت کے طلبگار ہیں۔ ہم اپنے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ جس کو وہ راہ یاب کردے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ امابعد!

لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس کے انعام واکرام پر شکر بجالاؤ کہ اُس نے ہمیں لوگوں میں سے بہترین اُمت بنایا، ہمیں شک وشبہ سے مبرا دین مرحمت فرمایا، ہماری طرف سب رسولوں سے افضل رسول بھیجا، ہمارے لئے کتبِ ساویہ میں سے سب سے بہتر کتاب نازل فرمائی جو محکم اور واضح دلائل پر مبنی ہے۔جس میں وعد و وعید، شرک سے بچنے اور توحید کو اپنانے کا حکم موجود ہے۔

مسلمانو! یہ کتاب تمہارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے، آپ ؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

«ما من الأنبياء نبي إلا أعطى من الآيات ما مثله آمن عليه البشر وإنما كان الذي أوتيته وحيا أوحاه الله إليّ فأرجو أن أكون أكثرهم تابعا يوم القيامة» (صحیح بخاری:۴۹۸۱)

''کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کو کوئی نہ کوئی معجزہ نہ ملا ہو جسے دیکھ کر لوگ ایمان لائے اور مجھے اللہ نے جو معجزہ عطا فرمایا وہ وحی ہے جسے میری طرف بھیجا گیا اور مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن (میں انبیا میں) میرے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔''

اس کتاب میں تمام پیش آمدہ مسائل کا حل بیان کردیا گیا ہے۔قرآن نے ہمیں حج کے بارے میں رہنمائی فرمائی تاکہ ہم اس نفع بخش فریضہ کو بجا لائیں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ (الحج:۲۸) ''تاکہ وہ اپنے لئے دینی ودنیاوی فوائد حاصل کریں۔''

اور قرآن نے ہماری رہنمائی کی کہ ہم شریعت کے اُصولوں کے مطابق دعوتِ دین، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں۔ فرمایا:

☆ خطبہ حج: شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آلِ شیخ، مفتی اعظم سعودی عرب   ترجمہ: کامران طاہر، ادارۂ محدث

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيرِ وَ يَأمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آلِ عمران:۱۰۴) ''اورتم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو بھلائی کی طرف بلائے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔''

قرآن کے ذکر کردہ چند حلال وحرام اُمور

✳ قرآن نے ہمیں مطلع کیا ہے کہ تمہارے معاملات میں اصل حلت ہے اور صرف وہ چیزیں حرام ہیں جن کی ممانعت کی دلیل آ چکی اور اس نے ہمیں طیبات سے استفادہ کا حکم دیا:

﴿ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِيْ الأَرْضِ جَمِيْعًا﴾ (البقرۃ:۲۹)

''اس نے تمہارے لئے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا جو زمین میں ہیں۔''

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِيْ الأَرْضِ حَلاَلًا طَيِّبًا﴾ (البقرۃ:۱۶۸)

''اے لوگو! زمین میں جتنی حلال و پاکیزہ چیزیں ہیں، انہیں کھاؤ''

✳ اس نے نہ صرف ہمارے لئے خرید وفروخت کو مباح قرار دیا بلکہ اسلامی اصولوں پر مبنی تجارت کو جہاد کے متصل ذکر کیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَآخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِيْ الأَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللهِ وَآخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ﴾ (المزمل:۲۰)

''اور کچھ دوسرے لوگ زمین میں سفر کریں گے، اللہ کی روزی تلاش کریں گے اور بعض دوسرے اللہ کی راہ میں قتال کریں گے۔''

✳ قرآنِ کریم نے جائز بیع میں منافع کے حصول کو حلال جبکہ سود کو حرام ٹھہرایا، کیونکہ وہ ظلم وزیادتی پر مبنی ہے۔ فرمایا: ﴿وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرۃ:۲۷۵)

''اور اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

✳ اس نے ہمیں امانتیں ان کے مستحقین کے سپرد کرنے کا حکم دیا، فرمایا:

﴿ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ (النساء:۵۸)

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اصل حق داروں کو ادا کرو۔''

✳ اس نے لاٹری اور جوا ایسے قبیح کاموں کو ہمارے لئے حرام ٹھہرایا ہے، فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلَامُ

www.KitaboSunnat.com

رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدة:٩٠)

''اے اہل ایمان! بے شک شراب، جوا اور وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور فال نکالنے کے تیر، سب ناپاک ہیں، ان سے پرہیز کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

✳ اور رشوت کو حرام قرار دیا کہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ قرآن کریم میں یہودیوں کے اس فعلِ شنیع کی مذمت کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ أَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ﴾ (المائدة:٤٢)

''یہ لوگ جھوٹ بولنے کیلئے دوسرے کی باتوں پر کان لگاتے ہیں اور بڑے حرام خور ہیں۔''

✳ اس نے ظلم وزیادتی اور دھوکہ دہی سے کسی کا مال ہتھیانے اور ناجائز ذرائع سے دولت کمانے سے روک دیا، فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

''اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی نبی خیانت کرے۔ جو کوئی بھی خیانت کا مرتکب ہوگا، قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز کے ساتھ اسے لایا جائے گا۔'' (آلِ عمران:١٦١)

✳ قرآن نے ہمیں اسراف وتبذیر اور غلط کاموں پر خرچ نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے:

﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الاعراف:٣١)

''کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا، إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوْرًا﴾ (الاسراء:٢٦،٢٧)

''اور آپؐ فضول خرچی نہ کیجئے، بے شک فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا ناشکرا ہے۔''

✳ قرآن نے قدیم سے جاری رہن کے نظام کو برقرار رکھا البتہ لین دین کے معاملات میں ایسا الہامی چارٹر دیا کہ انسانی عقلیں کبھی اس کی مثال پیش نہیں کرسکتیں۔

خاندانی نظام کا استحکام اور اُمتِ مسلمہ میں اجتماعیت کو فروغ

اسلام چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام مستحکم ہو جس کے لئے قرآن میں جابجا ایسے احکامات وارد ہوئے ہیں جن کو اپنانے سے ہم خاندانی نظام کو تباہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

✳ خاندانی نظام کی عمارت کو قائم کرنے اور اسے انتشار سے سے بچانے کے لئے قرآن نے ہمیں کچھ بنیادی اقدامات کی ترغیب دی ہے، جن میں سے اہم ترین نکاحِ شرعی ہے:

﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾ (النور:۳۲)

''اور تم میں سے جو مرد وعورتیں بغیر بیوی وشوہر کے ہیں، ان کی شادی کردو اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کردو۔'' اور فرمایا:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبٰعَ﴾ (النساء:۳)

''پس تم دو دو، تین تین اور چار چار عورتوں سے شادی کرلو جنہیں تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔''

✳ اور اسلام نے خاندانی نظام میں رخنہ اندازی کے تمام راستوں کو بند کردیا ہے جن میں اہم ترین امر زنا کاری کی حرمت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء:۳۲)

''اور زنا کے قریب بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام اور برا راستہ ہے۔''

✳ خاندانی نظام کے استحکام کے لئے اللہ نے مرد کو عورت پر قوّام (نگہبان) بنایا جس کی وجہ کسی صنف کی ذاتی برتری نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر سے بعض کو بعض پر یک گونہ فضیلت عطا فرمائی ہے اور یہ بھی کہ مرد عورتوں کی کفالت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ﴾ (النساء:۳۴)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس بنا پر کہ جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دی ہے اور اس لئے بھی کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔''

✳ اسی مقصد کے لئے اللہ نے نکاح کا باقاعدہ نظام دیا اور طلاق کے احکام کو بیان فرما دیا، ارشاد ہے:

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرۃ:۲۲۹) ''طلاق (رجعی) دوبار ہے۔''

☜ نیز مسلمانوں کے درمیان اجتماعی روابط کے لئے قرآنِ مجید ہمیں ایسے راستے اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے جن سے اجتماعی تعلقات میں استحکام پیدا ہو اور یہ رہنمائی مندرجہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل احکامات کی شکل میں ہے:

❁ اللہ نے ہمیں **والدین سے حسن سلوک** کا حکم دیا، فرمایا:

﴿وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (النساء:٣٦)

''اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

نیز ان کی اطاعت کا حکم بھی دیا لیکن ساتھ یہ ہدایت بھی کر دی کہ اگر وہ اللہ کے احکام سے روگردانی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت نہ کرو، فرمایا:

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (لقمان:١٥)

''اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کی بات نہ ماننا، البتہ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ۔''

❁ مسلمانوں کے درمیان اجتماعیت کے فروغ کے لئے اللہ نے ہمیں **ہمسایوں سے حسن معاملہ** کا حکم دیا، ارشاد ہے:

﴿وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى﴾ (النسا:٣٦) ''اور قرابت دار ہمسایہ سے (حسن سلوک کرتا رہ)''

❁ عزیز واقارب سے حسن سلوک اور **صلہ رحمی** کا حکم دیا، فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ (النساء:١)

''اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔''

❁ اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ آپس میں **تعاون وخیرخواہی** کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ (التوبہ:٧١)

''مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں۔'' مزید فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (المائدۃ:٢)

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا تعاون نہ کرو۔''

☜ اسی طرح قرآنِ کریم عوام اور حکام کو اُمورِ خیر میں باہمی تعاون کی تلقین کرتا ہے اور عوام کو اپنے حکام کی اطاعت کا بھی حکم دیتا ہے:

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں صاحبِ امر ہوں۔'' (النساء:۵۹)

✳ دوسری طرف حاکم کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ عدل سے فیصلہ کرے، فرمایا:

﴿وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ (النساء:۵۸)

''جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔''

✳ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے اہم معاملات کے جھگڑے اپنے ذمہ داران کی طرف لوٹائیں:

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾ (النساء:۸۳)

''یہ لوگ جب کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں تو اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اسے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرسکیں۔''

نظامِ قضا

قرآن نے عدل وانصاف کے متعلق انسانیت کو نہایت شاندار اُصول عطا کئے ہیں۔

❀ عدل اور احسان کو نظامِ قضا کی بنیاد ٹھہرایا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ﴾ (النحل:۹۰)

''اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

✳ اور حکم دیا کہ حقوق کا اندراج گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے:

﴿ وَأَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ﴾ (البقرۃ:۲۸۲)

''(معاملات لکھتے وقت) اپنے مردوں میں سے دو کی اس پر گواہی کرالو۔''

✳ اور گواہی کو ہرگز نہ چھپایا جائے:

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ﴾ (البقرۃ:۲۸۳) ''شہادت کو ہرگز نہ چھپاؤ۔''

* نیز جھوٹی گواہی دینے کو حرام قرار دیا اور مسلمانوں کی یہ علامت بتلائی کہ

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان:۷۲)''اور یہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔''

اور فرمایا: ﴿فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج:۳۰)

''بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔''

نظامِ حدود وقصاص

قرآن نے حدود کے متعلق نظامِ عدل متعارف کرایا اور حکم دیا کہ چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جائے، حالانکہ یہی ہاتھ جب امانت دار تھا تو اس کی دیت ایک بھاری رقم تھی۔ لیکن جب لوگوں کے مال اس سے محفوظ نہ رہے اور یہ ہاتھ گویا ایک ناسور بن گیا تو پھر اسے کاٹ دینے کا حکم دے دیا: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ (المائدہ:۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔''

* اور غیر شادی شدہ زانی کو حرمات کی خلاف ورزی کی پاداش میں کوڑے لگانے کا حکم دیا:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِأَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور:۲)

''زناکار عورت ومرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔''

* اور حکم دیا کہ دوسروں پر برائی کا جھوٹا الزام لگا کر ان کی عزتیں اُچھالنے والے کو کوڑے لگائے جائیں، فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً﴾ (النور:۴) ''جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کرسکیں تو اُنہیں اسّی کوڑے لگاؤ۔''

* کسی کو ناحق قتل کرنے والے کو قصاص میں قتل کرنے کا قانون جاری کیا تاکہ معاشرے میں امن وامان قائم ہوسکے، فرمایا: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (البقرۃ:۱۷۹)

''عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔'' اور فرمایا:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدۃ:۴۵)

''ہم نے یہودیوں پر تورات میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان کا بدلہ ہے۔''

❁ زمین میں فساد برپا کرنیوالوں، راہزنوں اور معاشرے کا امن و امان تہ و بالا کرنیوالوں کی جڑ کاٹ دینے کے احکام صادر کیے، تاکہ اُمت کو بدامنی کے ناسور سے نجات حاصل ہو:

﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوٓا أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (المائدۃ:۳۳)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلاوطن کردیے جائیں یہ ذلت ورسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے اس سے بڑی سزا ہے۔''

اَخلاقی اُصول

مسلمانو! اسلام نے اخلاقی پہلو کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا، بلکہ قرآنِ حکیم نے ہمیں اخلاقیات کی اصلاح کے لئے بہترین اُصول عطا کئے ہیں اور اسے سنوارنے کے لئے نبی آخرالزمان ﷺ کو ہمارے لئے ماڈل قرار دیا کیونکہ محمد ﷺ کا اخلاق ہی درحقیقت نمونہ بنانے کے لائق تھا، فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم:۴) ''بلاشبہ تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر فائز ہو۔''

✳ اس کے لئے قرآن نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ ہم صدق کو اپنائیں اور سچوں کا ساتھ دیں:

﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (التوبہ:۱۱۹)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔''

✳ قول و فعل میں اخلاص سے کام لینے کی تعلیم دی: ﴿فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ﴾

''تم اللہ ہی کی بندگی کرو، دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔'' (الزمر:۲)

✳ گناہوں سے اِعراض کرتے ہوئے سچی توبہ کرنے کا حکم دیا:

﴿وَتُوبُوٓا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور:۳۱)

''اے مؤمنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔''

✳ اور یہ تعلیم دی کہ اللہ سے بخشش طلب کریں، اسکی یاد کو اپنا معمول بنائیں، نیکی کے کاموں میں مال خرچ کریں، وعدوں کو پورا کریں اور معاہدوں کی پاسداری کریں، فرمانِ الٰہی

www.KitaboSunnat.com

ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ﴾ (المعارج:۳۲)

''جولوگ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔''

❀ ہر ایک کے ساتھ عدل کا برتاؤ کریں۔ دوستی اور دشمنی کو حمایت یا مخالفت کی کسوٹی نہ بنائیں:

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا،اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾

''(ایمان والو!) کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہی خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔'' (المائدۃ:۸)

❀ خوش اخلاقی کو اپنایا جائے اور جھوٹ کو حرام سمجھا جائے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللهِ﴾ (النحل:۱۰۵)

''جھوٹ وافترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔''

❀ خیانت کو حرام جانا جائے۔ فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانفال:۲۷) ''اے ایمان والو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب نہ ہو۔''

❀ فساد فی الارض کو قبیح عمل سمجھا جائے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (البقرۃ:۲۰۴،۲۰۵)

''لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے اور جب اسے اقتدار حاصل ہوجاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتی کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔''

❀ نیز قرآن نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ جادو حرام ہے، اور اس سے بچنے کی تلقین کی اور اس کے ارتکاب کو کفر قرار دیا:

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حتّٰی يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (البقرۃ:۱۰۲)

''اور وہ دونوں (ہاروت و ماروت) کسی شخص کو اس وقت تک (جادو) نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں۔''

بھائیو! اس حکم کو مانتے ہوئے نجومیوں اور جادوگروں کے دامِ فریب سے بچو، ان کی باتوں کی ہرگز توثیق نہ کرو، نہ ان کی طرف کان دھرو۔ ان کے چھوڑے ہوئے شوشوں اور اٹکل پچوؤں کو مسترد کردو۔ ان کی خرافات سے بچنے میں ہی تمہارے ایمان کی سلامتی ہے۔

قرآن کی یہ ہدایات زندگی کے ہر شعبہ کو محیط ہیں اور زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق اس کی رہنمائی موجود نہ ہو۔ یہ ایسی کتاب ہدایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام بھلائی کی باتیں اس میں جمع کردی ہیں۔ اللہ نے سچ فرمایا:

﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ﴾ (الاسراء:۹)

''یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے۔''

موجودہ حالات اور مسلم اُمہ میں اتحاد

مسلمانانِ اسلام! آج پوری دنیا مختلف قسم کے فکری انتشار کی لپیٹ میں ہے اور یہ افکار سیاسی وفلسفی مناہج، نفع اندوزی کی پالیسی، سوشلزم وکمیونزم، خود پرستی، آزادروی، نام نہاد روشن خیالی اور اس طرح کی دیگر آزادانہ پالیسیوں پر مشتمل ہیں۔ اس فکری انتشار نے اُمتِ مسلمہ کو سوائے مشکلات وابتلا کے کچھ نہیں دیا۔ آپ جس طرف بھی نظریں دوڑائیں جنگ و جدل، بہتا ہوا خون، بکھرے ہوئے انسانی اعضا، دہشت گردی، خوف وہراس اور بدامنی کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا اور یہ سب منتشر خیالی اور کج فکری کا نتیجہ ہے۔ دنیا کو ان پراگندہ افکار سے کیا حاصل ہوا؟ کیا ان کو اپنانے سے اُنہیں اسلام کو اپنی زندگیوں سے دیس نکالا نہیں دینا پڑا؟

☜ **اے پالیسی سازو!** یاد رکھو، دنیا میں امن و امان اور استحکام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس میں الٰہی پالیسیوں کو نافذ نہ کردیا جائے۔ دنیا کو تباہی و بربادی سے بچانے کیلئے قانونِ خداوندی کو مان لینا ناگزیر ہے اور یہ اس ذات کی دی ہوئی پالیسی ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور وہ بہتر جانتا ہے کہ اسکی اصلاح کیسے ممکن ہے؟

www.KitaboSunnat.com

وہ خود فرماتا ہے: ﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الملک:۱۴)

''کیا وہ بھی بے علم ہوسکتا ہے جو خود خالق ہو، پھر باریک بین اور باخبر بھی ہو۔''

اور یہ امر مسلم ہے کہ ہر کاریگر ہی اپنی بنائی چیز کے متعلق بہتر جانتا ہے کہ بگاڑ کے وقت اس کی اصلاح کیسے کی جاسکتی ہے، لہٰذا دنیا میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی اصلاح کے لئے قرآنِ کریم کی طرف رجوع کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔

☜ **اے قانون سازو!** اس وقت ہماری دنیا ہلاکت، سرکشی، مخربِ عادات طریقوں اور خوفناک جنگوں کے راستے پر چل نکلی ہے۔ حالات انتہائی دگرگوں ہیں۔ حیران و پریشان عقلوں کی وضع کردہ بوگس پالیسیاں تباہ کن راستوں پر گامزن ہیں اور ان پالیسیوں نے اُمتِ مسلمہ کو خلفشار میں مبتلا کر کے تباہ و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ہر تدبیر کا حل اسلامی نظام میں مضمر ہے جو روح کو مضبوط عقیدہ کے ساتھ مخاطب کرتا ہے، ایسا عقیدہ جو دل کو نور و سرور سے بھر دے۔

جی ہاں! بگاڑ کا حل صرف اسلامی تعلیمات میں موجود ہے جو ایسی انصاف پرور شریعت لایا ہے جو ہر قسم کے مفادات کے لئے معتدل اور عمدہ ترین پیمانوں کو ملحوظ رکھتی ہے۔

ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ ہر قسم کے انتشار کا حل صرف اور صرف اسلام کی تعلیمات میں رکھ دیا گیا ہے۔ وہ ایسے معاشی نظام کو متعارف کراتا ہے جس میں اقتصادی مشکلات کا حل اور اس کی ترقی و بڑھوتری کے لئے مکمل رہنمائی کا سامان موجود ہے اور وہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ، مسلمان کا غیر مسلم کے ساتھ تعلقات کی ہدایات بھی دیتا ہے اور اسی طرح اجتماعی، سیاسی اور اخلاقی روابط کی حدود کا تعین کرتا ہے کہ ان کے آپس کے معاملات کیسے نپٹائے جائیں۔ اس لئے کہ اسلامی شریعت کا مصدر و منبع وہ ذات ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور یہ برکتوں والا دین 'اسلام' کسی انسان کے ہاتھ کی جادوگری اور کسی کھلنڈرے کا کھیل نہیں بلکہ تعریفات کے لائق اور دانا ہستی کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

☜ **اے اُمتِ مسلمہ!** اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے دین اسلام منتخب کیا اور ہمارا نام 'مسلم' رکھا اور اس نام کو پسند فرمایا۔ یہ وہ نام ہے جو اللہ نے اپنے

www.KitaboSunnat.com

موحد بندوں کے لئے تجویز کیا: ﴿هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ (الحج:۷۸)

''اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا نام یہی ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔''

اور ہم اس صالح و مصلح اور عادل شریعت کے حامل ہونے کی وجہ سے لوگوں پر گواہ ہیں۔

☜ **اے مسلمانانِ اسلام!** ہر بلند کیا جانے والا نعرہ اور پکار جو اسلام کی روح سے خالی ہو، باطل و مسترد ہے۔ آج ہماری دنیا گروہی، قومی عصبیت اور گروہی نعروں سے گونج رہی ہے۔ اللہ نے اس اُمت کو اسلام کی بدولت عزت و توقیر سے نوازا۔ ہمارے منتشر گروہوں کی شیرازہ بندی کی، ہماری صفوں میں اتحاد پیدا کیا اور ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے اُلفت ڈال دی اور جب ہم نے اسلام سے ناطہ توڑا اور غیروں کے دَر سے عزت ڈھونڈنا چاہی تو اللہ نے ہمیں ذلیل و رسوا کردیا اور آج ہم ہر محاذ پر غیروں کے ہاتھوں پٹ رہے ہیں۔

یاد کیجئے! جب عہد ِنبوت میں ایک مہاجر اور انصاری کے درمیان جھگڑا ہوا اور یہ جھگڑا ایسا طول پکڑا کہ مہاجر نے مہاجرین کو 'یا للمھاجرین' کہہ کر حمایت کے لئے پکارا، اسی طرح انصاری نے انصار کو 'یا للأنصار' کہہ کر مدد کے لئے برانگیختہ کیا۔ آپؐ نے سنا تو فرمایا:

«أبدعوی الجاهلية وأنا بين أظهركم» (صحیح بخاری:۴۹۰۵، اسباب نزول للواحدی ص۱۱۲)

''یہ جاہلیت (عصبیت) کی پکار کیسی؟ حالانکہ میں تم میں موجود ہوں۔''

ہمارے دین میں عصبیت کی قطعاً گنجائش نہیں، چاہے وہ عصبیت قومیت کی ہو، فارسی ہونے کی یا ترکی ہونے کی ہو اور نہ ہی کسی گزرے ہوئے یا نئے پیدا ہونے والے گروہ کی۔ اسلام نسلی، لسانی عصبیتوں سے مبرا دینی وحدت کا دین ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴾ (المومنون:۵۲)

''اور یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔''

☜ **اے وحدتِ اسلامی کے علمبردارو!** وحدت اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اس نے ہم پر احسان فرمایا اور اس وحدت کو قائم کرنے کا حکم دیا:

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آلِ عمران:۱۰۳)

''اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور بکھر نہ جاؤ۔''

اور اپنی صفوں میں اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ ہم فرمانِ رسالت ﷺ: «المسلم أخو المسلم لا يظلمه، لا يخذله ولا يحقره» (صحیح مسلم:۲۵۶۴) ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے۔'' کو مدنظر رکھیں۔ مسلمانوں کی وحدت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ربّ ایک ہے، نبی ایک ہے، دین ایک ہے، قبلہ ایک ہے اور ان کی شریعت میں ان سب کا ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنا، ایک مہینے کے روزے رکھنا اور معروف مقررہ جگہ پر حج جیسی عبادت بجا لانا؛ یہ سب باتیں ایک مسلمان کو تمام اُمور میں اتحاد کی تربیت دیتی ہیں۔ اگر ہم نے بدعات وخرافات اور انحرافات سے مبرا اپنی اس وحدت کو اپنا لیا تو یقیناً رہتی دنیا تک کامیابی مسلمانوں کے لئے ہے۔ وحدت مسلمانوں کو آپس میں مل بیٹھنے، ان کو اپنی قوت مجتمع کرنے اور دلوں کو قریب کرنے پر اُبھارتی ہے، تاکہ مسلمان اپنے ربّ کی منشا کے مطابق زندگی بسر کریں اور اس مقام کو حاصل کر لیں: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

''تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔'' (آلِ عمران:۱۱۰)

☜ **عزیز بھائیو!** دشمن ہمارے تاروپود بکھیرنے کے درپے ہے۔ وہ ہمارے مرکز یعنی ادارہ 'خلافت' کو توڑنے میں کامیاب ہو چکا، وہ ہماری وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے اور ہم ہیں کہ ابھی تک خود فریبی کا شکار ہیں اور ان کی آغوش میں گر رہے ہیں۔

☜ **اے اُمتِ مسلمہ!** اللہ عزوجل نے دینِ اسلام کا انتخاب کیا ہے اور اسے تمام ادیان پر برتری دی اور محمد ﷺ کو منتخب فرمایا اور اُنہیں تمام انبیاء ورسل کا خاتم بنایا اور آپ ؐ کو ہدایت دے کر اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تاکہ آپ ؐ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں، اس کے ثمرات کی خوشخبری دیں، اس سے روگردانی کے عذاب کی وعید سنائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس دین کی حفاظت کرنے والا ہے، اس کا نگہبان اور اس کا مددگار ہے اور یہ ایسا دین ہے کہ اللہ نے اسے منتخب فرمایا اور اسے مکمل کیا اور اس میں عدل، رحمت،

www.KitaboSunnat.com

احسان اور دیگر تمام فضیلتیں جمع کردیں۔ اس نے اس کی تکمیل و بقا کا فیصلہ کیا ہے اور اس کی مدد کرنے والوں کی مدد کا ذمہ اُٹھایا ہے: ﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ﴾ (الحج:۴۰)

''جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔''

مسلمانوں کی حالتِ زار اور اصلاح کا نبویؐ منہاج

قرآن کریم میں ہے کہ مؤمن کو مصائب و تکالیف سے آزمایا جاتا ہے تا کہ اس کی ثابت قدمی کا امتحان لیا جائے، فرمایا: ﴿وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (آل عمران:۱۵۴)

''اور تاکہ تمہارے دلوں کے اندر پوشیدہ رازوں کو نکھارے۔''

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کو توفیق دے اور وہ اس دین کو قبول کرلے تو اس پر سازشیوں کی سازشیں اور ہراساں کرنے والوں کی دھمکیاں کچھ اثر نہیں کرتیں، بلکہ وہ ایمان وعقیدہ میں مزید پختہ ہوجاتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ حق کو قبول کرنے والوں پر دنیا جہاں کے مال ومتاع پیش کئے گئے، لیکن اُنہوں نے اسے ٹھکرا دیا اور ان کے پایۂ استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ کفار و مشرکین نے ان کی خوشامد و چاپلوسی کا ہتھیار بھی آزما کر دیکھ لیا لیکن وہ ان کے اس دامِ تزویر میں نہ آئے اور اس دین کی حمایت سے دست کش نہ ہوئے۔ ساری تدابیر رائیگاں جانے پر ان کے ساتھ جنگ کی گئی، اُنہیں اور ان کے اہل خانہ کو اذیتیں دی گئیں، ان کے اَموال چھین لئے گئے اور اُنہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا لیکن وہ اپنے مشن پر ڈٹے رہے اور ان تکالیف پر صبر کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے جس کے بدلے آخرت میں سکھ وچین اور انعامات کی زندگی ان کا مقدر ٹھہری۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جارہا ہے؟ ہمارے دین پر طعنہ زنی کی جارہی ہے، مسلمانوں کو ان کے دین کی وجہ سے گزند پہنچایا جاتا ہے، ان کے علاقوں پر حملے کئے جاتے ہیں، ان کے قدرتی و معدنی ذخائر کو لوٹ لیا گیا، دشمن کی دسترس سے ان کے گھر تک محفوظ نہیں۔ ان پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے حملے کئے جاتے ہیں۔ ان کا حقیقی مددگار صرف اللہ ہے: ﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ (الفرقان:۳۱)

''اور تیرا ربّ ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

قابل افسوس امر یہ ہے کہ آج ہماری قوم میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو چکا ہے جو اُمتِ مسلمہ کے مفادات کا سوداگر بنا بیٹھا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے سیاسی مفادات، علاقائی مال و متاع اور مادی وسائل اَغیار کے ہاتھوں بیچ ڈالے ہیں۔

☜ **اے مسلمانو!** اب بھی وقت ہے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ! اپنے حالات کا جائزہ لو۔ اُمتِ مسلمہ کے مقدمات خیانت و غدر کے بازار میں سستے داموں بیچے جا رہے ہیں۔ ہوش کرو! منافقین اپنے آپ کو منڈیوں میں لے آئے تاکہ دشمنانِ اسلام مسلمانوں کے معاملات کی منصوبہ بندی کے لئے چلنے والے قلم خرید لیں۔ ایک اپنا اثر و رسوخ بیچ رہا ہے تو دوسرے نے اپنی فصاحت و خطابت بیچنے کو بازار میں رکھ دی ہے اور کوئی ان کو اپنی ہر چیز چند ٹھیکریوں کے بدلے بیچنے کو تیار ہے۔ ان لوگوں نے بے شرمی اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی قوم کو، اپنے بھائیوں کے خون اور اُمتِ مسلمہ کے اجتماعی مفادات کو ارزاں کر دیا۔

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اصلاح و دعوت کی حکمتِ عملی؟ اے امت مسلمہ! ہر دعوت کی کامیابی کا انحصار ان مضبوط اور راسخ بنیادوں پر ہوتا ہے جو اس دعوت کی عمارت کو قائم و دائم رکھ سکیں اور اسلامی دعوت کا امتیاز یہی ہے کہ اس کے اثرات واضح اور شفاف ہیں۔ اس کا منہج پر امن ہے اور اس کی طرف بلانے والے وصف صدق سے متصف ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہماری طرف ہدایت اور دینِ حق دے کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ اور اس کی توحید کی طرف دعوت دی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے منع کیا۔ اور یہی آپ ﷺ کی دعوت کی اساس اور رسالت کی غرض و غایت تھی جو آپ ﷺ سے قبل تمام انبیا کا مشن رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء:۲۱۴) ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے پر اُبھاریئے۔'' پر عمل کرتے ہوئے اور اُمت کے لئے نمونہ قائم کرنے کے لئے دعوت کی ابتدا اپنے قبیلے اور قریبی رشتے داروں سے کی۔ آپ ﷺ نے ان کے ایک ایک فرد کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت تک یہ دعوت مخفی طور پر دی جا رہی تھی۔ قریش آپ کی

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں اور دعوت سے بخوبی واقف تھے، لیکن وہ کہتے تھے:

﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ (صٓ:۵)

''کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی بنا دیا، واقعی یہ عجیب بات ہے''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ذرا بڑھا تو اللہ نے آپ کو علیٰ الاعلان دعوت کا حکم دیا اور فرمایا:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الحجر:۹۴)

''پس آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیجئے اور مشرکین کی ذرا پروانہ کیجئے۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ سازشیوں کی سازشیں آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتیں، آپ کی حفاظت میرے ذمے ہے: ﴿وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدۃ:٦٧)

''اور آپ کو اللہ لوگوں (کے گزند) سے بچالے گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ دین کا علم بلند کیا اور اپنے آپ کو قبائلِ عرب کے سامنے پیش کیا۔ مسلسل دعوت وتبلیغ کے نتیجہ میں اللہ نے اپنے دین کو عزت بخشنے کیلئے اَوس وخزرج میں سے ایک گروہ کو ہدایت سے نوازا جو انصار کے لقب سے معروف ہوئے۔ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم، ہماری اولادیں، ہماری عورتیں اور ہمارے خاندان والے دامے درمے سخنے ہر طرح سے آپکے ساتھ ہیں اور ہر حالات میں آپ کی حفاظت کریں گے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس مدینہ منورہ تشریف لے آئے جو اسلام کی قوت وسرفرازی کا باعث ہوا۔

مسلم اُمہ کے ذمہ دار عناصر کو یاددہانی

☜ **اے اُمتِ محمدیہ!** دنیا میں گمراہ کن نظریات و افکار کا دور دورہ ہے جو ہدایت سے یکسر خالی، تاریک اور نامعلوم اَہداف اور مبہم وموہوم مقاصد کے حامل ہیں۔ اور ان نظریاتی جالوں کو بچھانے والے اپنے شکاروں کو دامِ ضلالت میں پھنسانے کے لئے بتدریج رغبت دلاتے رہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا اسلامی، ملی اور خاندانی تشخص مسخ کر دیں اور وہ اپنے تمام نظریات چھوڑ کر اس باطل دعوت کو اپنا لیں۔ ان فکری تحریکوں کو چلانے والے پس پردہ ہیں جنھوں نے پوری دنیا کو ہلانے اور اس کے تار پود بکھیرنے، اس کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے اور ریشہ دوانیوں کو ہوا دینے کی ٹھان رکھی ہے۔ کتنی ہی دسیسہ کاریاں ہیں کہ جن کی اُنہوں نے قیادت کی؟ اور کتنے شہر

ہیں جنہیں اُنہوں نے تباہ و برباد کردیا؟ کتنے ہی جاہل لوگ منصب، مال اور دنیا کی عارضی لذات کے حصول کے لئے ان کے دامِ فریب میں پھنس گئے اور ان کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئے۔

☜ **اے عقل و دانش سے بہرہ ور لوگو!** ان تحریکوں اور ان کے نعروں سے دھوکے میں نہ آجانا۔☆ ایک مسلمان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم ہے کہ اسے اسلام کی نعمت سے نوازا اور اسے اس دین کے اپنانے کا شرف بخشا کہ جس کے اہداف، آثار، غرض و غایت اور مقاصد نصف النہار کی طرح روشن اور واضح ہیں جبکہ اسکی قیادت کرنے والی ذاتِ مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جن کی سیرت بے عیب و بے مثال ہے اور ان کے فرمودات و راہنمائی محفوظ اور دھوکہ و فریب سے مبرا ہے۔ اس دین کا حامل اجر سے نوازا جائے گا اور دین کا یہ راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

☜ **اے عمائدین و سربراہانِ اسلام!** اہل اسلام اور سرزمین اسلام کی بھاری ذمہ داری تمہارے کندھوں پر ہے۔ آج عالم اسلام کٹھن حالات سے گزر رہا ہے۔ ہمارے دشمن ہمارا اسلامی تشخص مسخ کردینا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسلام ہماری زندگی کے معاملات سے نکال دیا جائے، تاکہ ہم عالمی قوتوں کے تابع مہمل اور ذلیل ہوکر زندگی گزاریں۔ ہمارے دشمن اس وقت آسودگی اور جدید ٹیکنالوجی سے مالا مال ہیں اور ہمارے علاقوں کی معدنی دولت لوٹ رہے ہیں۔ ہماری زمینیں ان کے سیاسی و عسکری کھیلوں کا اکھاڑا بن چکی ہیں جن پر وہ آئے دن جنگی تجربے کرتے رہتے ہیں۔

☜ **اے مسلم حکمرانو!** آج ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی اسلامی شناخت اور اسلام کے شرعی وقانونی ڈھانچے کی حفاظت کی جائے۔⊙ ان کی آئندہ نسلوں کے دین اور اسلامی ثقافت پر

☆ لیکن دوسری طرف مسلم ممالک میں نام نہاد دانشور طبقہ مغربی تہذیب کی چکا چوند سے مرعوب ہوکر اسلامی تعلیمات کا ایک ایسا حلیہ تیار کرنے میں کوشاں ہے جو مغرب کے لئے قابل قبول ہو۔

⊙ توجہ طلب امر یہ ہے کہ میدانِ عرفات سے تو شریعت کے نظامِ عدل کو قائم کرنے کی صدا بلند ہورہی ہے اور ہمارے حکمران مغرب کی خوشنودی کے لئے ان کو معطل یا غیر مؤثر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میدانِ عرفات سے تو اسلامی ثقافت کے احیا پر اُنہیں توجہ دلائی جارہی ہے، لیکن ہمارے حکمران ملک میں مغربی ثقافت مثلاً میراتھن ریس، ویلنٹائن ڈے اور بسنت وغیرہ کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ ح م

www.KitaboSunnat.com

برقرار رکھنے کے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔ داخلی و خارجی سرحدوں کو ناقابل تسخیر بنایا جائے اور موجودہ حالات کے پیش نظر مضبوط بنیادوں پر دلیرانہ اور جاندار موقف اپنایا جائے جس سے اُمت کے مسائل حل ہوں اور اُمت دشمن کے لئے میدانِ کارزار بننے سے بچ جائے۔ ہمیں اپنے مسائل کے حل کے لئے اِدھراُدھر جانے کی ضرورت نہیں، ہم اُمتِ اسلام ہیں اور ہمارا ایک الگ تشخص ہے۔

☜ **اے علماے اسلام!** اے انبیا کے وارثو! اے اہل فتویٰ! سستی اور غفلت کی چادر کو اُتار پھینکو۔ اب سونے کا وقت گزر چکا۔ تم اُمہ کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہو۔ اپنی اُمت کے مسائل کا شرعی حل ڈھونڈو۔ اُمت کو اس وقت ایسے واضح موقف کی ضرورت ہے جس سے ان کے غصب شدہ علاقے واگزار ہوسکیں۔ اُمت آج ثقافتی و فکری یلغار کا شکار ہے۔ ان میں داخلی طور پر تکفیریت، تشدد، فقہی جمود اور آزاد روی جیسے مرض دَر آئے ہیں۔ اُنہیں ان مسائل میں رہنمائی فراہم کرو۔ مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کے بنائے جانے والے منصوبوں کے متعلق اُمت کو تمہاری راہنمائی کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو توجہ دلاؤ کہ یہ ساری مصیبتیں اس وجہ سے ہیں کہ آج تم نے دین سے تعلق توڑ کر خرافات و بدعات سے تعلق جوڑ لیا ہے۔

☜ **اے نوجوانانِ اسلام!** جوانی کا دور خطرناک دور ہے۔ نوجوانو! تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے دین کو بچانے کی فکر کرو، اپنی جانوں کو بچالو، اپنی اُمت کا خیال کرو، ہوش کے ناخن لو، قوم کی اُمیدیں تم سے وابستہ ہیں، ان کی امیدوں پر پورا اُترو۔ دشمن تمہارے سینے سے روحِ محمدؐ نکال دینا چاہتا ہے، تاکہ تمہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرسکے اور مسلمانوں

☆ منبر حج سے تعلیم کا مقصد 'ذہنوں میں اسلامی عقائد کا رسوخ' بیان ہو رہا ہے اور ہمارے ہاں اسے بنیاد پرستی کی تعلیم قرار دے کر اصلاح کے نام پر مسلمانوں کے تعلیمی تقاضوں کو مسخ کیا جارہا ہے۔ مکہ معظّمہ سے یہ صدا بلند ہورہی ہے کہ اسلامی عقائد کی تعلیم اساتذہ کی ذمہ داری ہے اور ہمارے بعض اسلامی دانشور اسلامیات کی تعلیم کو نصاب سے خارج کرکے محض والدین کے رحم وکرم پر رکھ دینے کی انوکھی تجویزیں پیش کررہے ہیں۔

یہاں تعلیم کا رشتہ مسلم ماضی سے جوڑنے کی باتیں ہورہی ہیں تاکہ مسلمانوں کی تابندہ روایات زندہ ہوسکیں اور قوم کا اپنے آپ پر اعتماد بحال ہوسکے لیکن ہمارے کرم فرما نصابِ تعلیم سے اسلامی تاریخ کو نکال کر ہندو راجاؤں اور تہذیبوں کو شامل کرکے ہمارا ماضی غیرمسلموں سے جوڑنے اور قوم کی دینی اساس کو مٹانے پر تلے بیٹھے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف اپنے سوچے سمجھے منصوبوں کو آگے بڑھاتے ہوئے فتنہ فساد برباد کردے۔

☜ **اے قوم کے اساتذہ اور مربیو!** ہمارے نونہالوں کی عقلیں تمہاری مرہونِ منت ہیں۔ ان کی تربیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔☆ ہم چاہتے ہیں کہ ان کی تربیت اس نہج پر کی جائے کہ صحیح عقیدہ ان کے دل میں راسخ ہو جائے، وہ اخلاقِ کریمہ سے آراستہ ہوں اور عصری تقاضوں کو پورا کریں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا منہج تعلیم ایسا ہو جو ہمارے حال کا رشتہ ہمارے ماضی سے جوڑ دے اور زمانۂ حال میں ہماری بہتری کی اُمیدوں کو برلائے۔ یقیناً اللہ کا اس اُمت کے لئے وعدہ ہے کہ ساری بھلایاں انہی کے لئے ہیں اور یہ دین ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ولا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذَلهم ولا من خالفهم» (صحیح مسلم:۱۹۲۰)

''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور کسی کو ان سے کنارہ کشی اور ان کی مخالفت انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

☜ **اے میڈیا کے ذمہ دارو!** ذرائع ابلاغ اُمت کی ترجمانی اور نمائندگی کا ذریعہ ہیں۔ تم اطلاعات کا تبادلہ ایمانداری سے کرو اور اپنی نشریات میں سچ کو لازم پکڑو۔ تمہارے ممالک معدنی ذخائر کی دولت سے مالا مال ہونے کی وجہ سے تمام عالم میں دل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میڈیا کو اسلامی عقیدہ و دین کا خادم بنا دو تاکہ اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو فروغ حاصل ہو اور اس کے ذریعے مسلمانوں کی ترقی کے ایسے منصوبوں اور نقشوں کو متعارف کردیا جائے جن سے اُمت موجودہ دور میں اور مستقبل میں فائدہ اُٹھا سکے۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری ہے کہ اس کے ذریعے گمراہ کن نظریات کی بیخ کنی کی جائے اور ضرباتِ حق سے باطل کا دماغ

☆ مسلم میڈیا کا فرض ہے کہ وہ اسلام کا داعی بنے نہ کہ اسلام مخالف افکار ونظریات کا نمائندہ ہو، ایسے ہی قوم میں اچھی عادات اور حسن اخلاق کو ترویج دینا اس کا مشن ہونا چاہئے لیکن پاکستان کا مسلم میڈیا کیا یہ دونوں اسلامی ذمہ داریاں ادا کررہا ہے یا اس کے برعکس غیرمسلموں کا آلہ کار بن کر قوم کو عشق ومستی اور ناچ گانے کا رسیا بنانے میں پیش پیش ہے۔ ہمارے بعض چینل غیروں کے ایجنڈے کی تکمیل کے لئے قوم کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور قوم کے سنجیدہ فکر لوگ ان چینلز کی کارکردگی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اسلام کے تقاضے اور ہیں اور ہمارے قومی رجحانات میڈیا کے ذریعے دوسری سمت موڑے جارہے ہیں پھر مسلمانوں کی بدحالی کا نوحہ کیوں کر؟

www.KitaboSunnat.com

کچل دیا جائے نہ کہ ان کے ذریعے اسلام دشمن افکار ونظریات کو مسلمانوں میں گھسنے کا موقعہ دیا جائے۔ ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ان کے ذریعے ایسے تمام چینلز کا منہ توڑ جواب دیا جائے جو الحاد کو مسلمانوں میں داخل کرنا چاہتے ہیں، ان کے اَخلاق بگاڑ رہے ہیں اور محض اس لئے کھولے گئے ہیں کہ اُمت کے جسم کا جوڑ جوڑ علیحدہ کردیا جائے کیونکہ ان چینلز پر فحاشی☆، جھوٹ اور باطل پروگراموں کے سوا کچھ نشر نہیں ہوتا۔

☜ **اے مسلمان بیٹیو!** تم اُمت کے جگر کے ٹکڑے، عزت کا نشان اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ دیکھو! دشمنانِ دین کے تیروں کا رُخ تمہاری طرف ہے۔ تمہاری بربادی سے متعلقہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ عفت وعصمت کے تحفظ اور حجاب کے معاملہ میں سختی اختیار کرو۔ یہی اقدام تمہیں قعرِ مذلت میں گرنے سے بچا سکتا ہے۔ دیکھو، حقوقِ نسواں کے مغرب زدہ علمبرداروں کی باتوں سے دھوکا نہ کھا جانا۔ ان کے ایجنڈوں پر چلنے کا نتیجہ اللہ کی نافرمانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔⦿ یہ لوگ تمہاری ساکھ اور اخلاق کو داغ دار کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے دین پر ثابت قدم رہنا تاکہ تمہیں ایک صالحہ اور پاکدامن خواتین کی حیثیت سے پہچانا جائے۔

☜ **اے ماہرین معاشیات!** یقیناً اسلامی ممالک معدنی دولت سے مالا مال ہیں اور مختلف صنعتی ممالک ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایسا اقتصادی منصوبہ کیوں نہیں جو

⦿ اس حوالے سے بھی پاکستان کی صورتحال انتہائی مخدوش ہے، عورتوں کے حقوق کے نام پر زنان بازاری کے حقوق کا تحفظ کیا جارہا ہے اور مسلم خاتون کو اس کی اصل ذمہ داری چھڑوا کر شمع محفل بنانے کیلئے مغربی ایجنڈے کو پوری قوت سے نافذ کیا جارہا ہے۔ مغربی حقوقِ نسواں کے تصور کے فروغ کیلئے منعقد کی جانے والی کانفرنسوں کے اعلامیوں پر پاکستان نے دستخط کررکھے ہیں، پھر اسلامی معاشرہ کا خواب کیونکر شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہو؟

☆ پورے عالم اسلام کی افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ اسلامی نظامِ معیشت دنیا بھر میں کہیں بھی نافذ العمل نہیں۔ سود، ٹیکس، بنک، جوا اور لاٹری وغیرہ نے دنیا بھر کی معیشت کو جکڑ رکھا ہے۔ اس بھیانک جرم میں جہاں مسلم عوام شریک ہیں، وہاں دراصل مسلم حکومتیں اس ظالمانہ معیشت کو تبدیل نہ کرنے کی اصل مجرم ہیں۔ سود کے خاتمے اور متبادلات کی کتنی ہی سکیمیں پاکستان کے مقتدر اداروں اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت اور تحقیقی اداروں کے پاس موجود ہیں لیکن کوئی حکومت بھی اس طرف سنجیدہ جدوجہد کے لئے آمادہ نہیں ان حالات میں اکثر بنک غیر اسلامی سکیموں کے اسلامی نام رکھ عوام کے دینی جذبے کا استحصال کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں سنجیدہ اور مسلسل جدوجہد کے بغیر غیر اسلامی نظامِ معیشت سے چھٹکارا نہیں پایا جاسکتا۔

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ممالک کے ذخائر کو اَغیار کی غنیمت بننے سے بچا سکے۔

اس وقت سود کی لعنت عام ہوچکی ہے اور یہ خباثت ہرسو پنپ رہی ہے۔تم اس کے خاتمے کے لئے سرگرم کیوں نہیں ہوتے ؟تمہیں چاہئے تھا کہ مسلمانوں کا اجتماعی مالی مرکز قائم کرتے، جس سے لوگوں کو سود کے وبال سے چھٹکارا حاصل ہوتا۔☆ اب بھی وقت ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور سود کے تدارک کی تدابیر کرلو۔

☜ **اے برادرانِ فلسطین وعراق، برادرانِ صومالیہ وافغانستان اور ساری دنیا کے مسلمان بھائیو!** میں تمہیں اس عظیم مقام اور عظیم منبر سے، عظیم دن اور عظیم مہینے میں اللہ کے نام کا واسطہ دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم دے کر تمہیں نبیؐ کا وہ کلام سناتا ہوں جو اُنہوں نے آج کے دن اسی مقام پر اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا:

«إن دماء کم وأموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا في شهرکم هذا في بلدکم هذا» (صحیح بخاری:۴۴۰، صحیح مسلم:۱۶۷۹)

اور میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں، ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کے خون کا احترام کرو، اُنہیں دشمنوں کے ہاتھوں نہ بیچو۔اپنی جانوں کو اللہ کے غضب سے بچا لو، راہ یابی کی طرف لوٹ آؤ،اپنے معاملات کو منظّم کرو اور تمام باطل اُمور سے دست کش ہوجاؤ۔ مفاداتِ عامہ کے ارفع و اعلیٰ مقصد کو اپنا نصب العین بناؤ اور اسے ہر چیز پر مقدم جانو۔ دشمن تمہارے باہمی اختلاف کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل⦿ کرنا چاہتا ہے۔ دشمن تمہارے گھروں تک آ پہنچا اور تم ابھی تک آپس میں

⦿ مغرب کی مسلم علاقوں پر اپنا تسلط جمانے اور برقرار رکھنے کی یہ حکمتِ عملی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ وہاں کے مسلمانوں کو گروہوں میں تقسیم کرکے اور ان کے داخلی انتشار کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد پورے کرتے ہیں۔ افغانستان میں اگر شمالی اتحاد اور پاکستان سے اتحاد کے بل بوتے پر امریکہ نے اپنا اثر ورسوخ قائم کیا تو عراق میں شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دے کر امریکہ اپنے مقاصد پورے کررہا ہے۔ حال میں ہی صدام حسین کی پھانسی کو جس طرح امریکی پالیسی سازوں نے استعمال کیا ہے، اس سے امریکہ کے خلاف غصہ پیدا ہونے کی بجائے شیعہ سنی تصادم اور اختلافات کو مزید ہوا ملی ہے۔مسلمانوں کو باہم مل کر اپنے متحدہ دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا، وگرنہ مسلمانوں کی صفوں میں پیدا ہونے والا انتشار ان کی قوت کو کبھی مستحکم نہ ہونے دے گا۔

www.KitaboSunnat.com

دست وگریبان ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے منتشر گروہوں کی شیرازہ بندی سے، تمہارے دلوں اور زبانوں میں وحدت پیدا فرمائے، یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☜ **مسلمانو!** اللہ کی کتاب میں غور وفکر کرو، ہدایت اسی میں موجود ہے۔ اس کی تلاوت خشوع وخضوع اور حضورِ قلبی کے ساتھ کثرت سے کیا کرو۔ قرآن ہماری زندگی سے متعلقہ عبرتوں کا ذکر کرکے ہمیں جھنجھوڑتا ہے۔

❁ وہ موت جیسی تلخ حقیقت کا ذکر کرتا ہے جو ہر ذی روح کا مقدر بننے والی ہے:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَيِّتُونَ○ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ (الزمر:۳۰،۳۱)

''یقیناً آپ (ﷺ) نے بھی موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور یہ سب (لوگ) بھی مرنے والے ہیں پھر تم قیامت کے دن اپنا مقدمہ اپنے ربّ کے سامنے پیش کرو گے۔''

❁ قرآن ہمیں موت کی گھڑیوں کے متعلق بتاتا ہے:

﴿كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ﴾ (القیامۃ:۲۶تا۲۸)

''ہرگز نہیں جب رُوح ہنسلی تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ اور اسے یقین ہوجائے گا کہ وقتِ جدائی آن پہنچا۔'' اور فرمایا:

﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ (ق:۱۹)

''موت کی سختی یقیناً پیش آئے گی، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔''

❁ قرآن اس دن سے ڈراتا ہے جس دن ہماری موت واقع ہوجائے گی اور اس دن سے بھی جب ہمیں ہماری قبروں میں رکھ دیا جائے گا:

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ○ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾

''جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جارہے ہوں گے، جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' (المعارج:۴۳تا۴۴)

❁ قرآن قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کرتا ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

''اس دن زمین و آسمان بدل کر کچھ کا کچھ کردیے جائیں گے اور سب کے سب واحد قہار کے رُوبرو پیش ہوں گے۔'' (ابراہیم:۴۸) اور فرمایا:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ﴾ (الحاقۃ:۱۳تا۱۸)

''اور جب ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا، زمین اور پہاڑوں کو اُٹھا کر ایک چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیا جائے گا، پیش آنے والا واقعہ (قیامت) پیش آجائے گا، آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہوجائے گا۔ اس کے اَطراف میں فرشتے ہوں گے، اور آٹھ فرشتے تیرے ربّ کے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے، یہ وہ دن ہوگا جب تم سب لوگ پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہیں رہے گا۔''

❁ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ تمہارے ہر قول وعمل کی نگرانی ہورہی ہے، فرمانِ الٰہی:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق:۱۸)

''کوئی لفظ انسان کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے نگہبان موجود نہ ہو۔''

اور فرمایا:

﴿وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ (الکہف:۴۹)

''اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے خوفزدہ ہورہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے: ہائے ہماری بدبختی! یہ کیسی کتاب ہے۔ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں جو اس میں مندرج نہ ہو اور جو کچھ بھی وہ کرتے رہے، اس میں موجود پائیں گے اور تیرا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔''

اور فرمایا:

﴿وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ

www.KitaboSunnat.com

مَنْشُوْرًا○اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴾ (الاسراء:١٣ تا١٤)

''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا۔''

❁ وہ یومِ حشر کی ہولناکیوں سے آگاہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ

﴿أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا﴾ (الفرقان:٢٤)

''اس دن جنتیوں کا بہتر ٹھکانہ ہوگا اور خواب گاہ بھی عمدہ ہوگی۔''

اے حی قیوم ذات، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ربّ! ہمیں اپنے عذاب سے آزاد فرما دے۔ اے ربّ العالمین! ہماری لغزشوں سے درگزر فرما۔ اللہ تیرے یہ بندے آج کے عظیم دن اور عظیم مقام پر جمع ہوکر تیرے سامنے اپنی محتاجی، فقیری اور عجز و انکساری کا اعتراف کرتے ہوئے تیری رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے گناہوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی مغفرت سے ہمیں نواز دے۔ اے اللہ! ہمارے آبا کو بخش دے، ہماری ماؤں کو بخش دے، ہماری اولادوں کی اصلاح فرما۔ مسلمانوں کو خیر پر متحد کردے۔ اُنہیں عزت عطا فرما۔ ان کی کمزوری کو قوت میں بدل دے۔ ان کی بکھری ہوئی جماعتوں کو خیر پر مجتمع کردے۔ اے اللہ! ان کو بہترین حاکم نصیب فرما۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے ان مؤمن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے گزر چکے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے بغض نہ ڈالنا، بے شک تو رؤف رحیم ہے۔

معروف قلمکار محمد عطاء اللہ صدیقی کے گوہر بار قلم سے

بسنت، اسلامی ثقافت اور پاکستان

نظریاتی وتاریخی مباحث + اہل لاہور کی نئی بسنت + بسنتی کالموں اور مراسلوں کا انتخاب + ہلاکت خیز خبریں

اپنے موضوع پر پہلی جامع اور مستند ترین کتاب

صفحات: ٣٣٦، چہار رنگہ ٹائٹل، مجلد، معیاری طباعت وکمپوزنگ ...... قیمت ١٨٠ روپے

مجلس التحقیق الاسلامی: ٩٩ جے ماڈل ٹاؤن لاہور